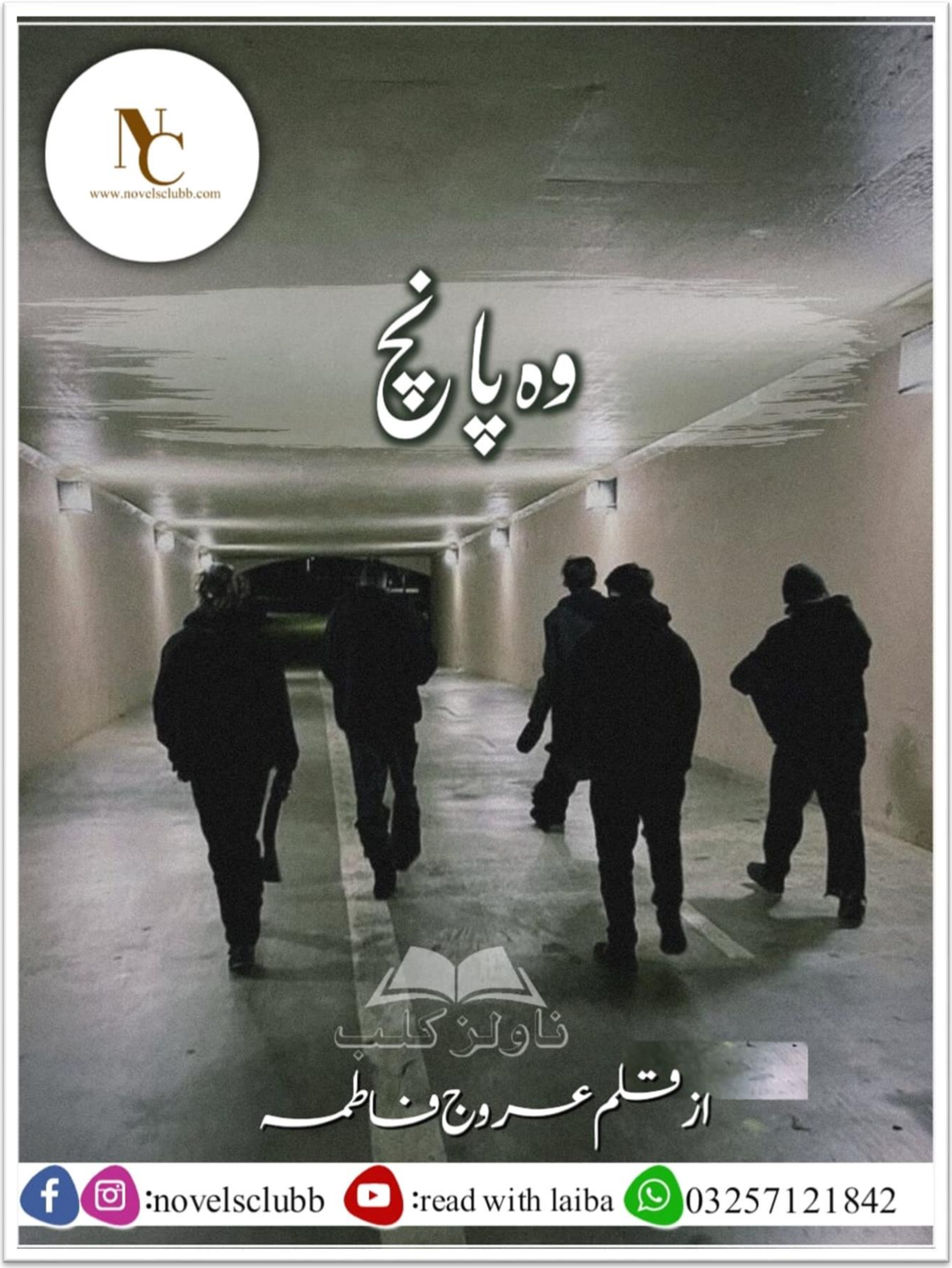
www.novelsclubb.com
وہ پانچ
ناولز کلب
از قلم عروج فاطمہ
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

۱

وہ پانچ

از قلم

عروج فاطمہ

www.novelsclubb.com

قسط#1

رات کا نہ جانے کونسا پہر تھا وہ کھڑکی کے آگے کھڑی دور فلک پر چمکتے چاند کو دیکھ رہی تھی چاند بھی اپنی پوری آب ہ تاب سے چمک رہا تھا اتنی ٹھنڈ میں بھی وہ بنا کسی گرم کپڑو کے ننگے پاؤں کھڑی یک ٹک چاند کو دیکھ رہی تھی وہ وہاں ہوتے ہوئے بھی وہاں موجود نہیں تھی اچانک تیز ہوا سے کھڑکی کا ایک پٹ زور سے دیوار سے ٹکرایا جس سے وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی اسنے گردن موڑ کر پیچھے لیٹی اپنی روم میٹ کو دیکھا جو آواز پر ذرا سا کسمسائی اور پھر کروٹ بدل کر سو گئی وہ خاموشی سے چلتی ہوئی بیڈ تک آئی بیڈ کے سائیڈ ٹیبل سے سلیپنگ پلس لی پانی کی مدد سے اسے ہلک سے نیچے اتارا اور لیٹ گئی وہ جانتی تھی نیند تو اسے پھر بھی نہیں آنی.....................

سڈ نو نو نو پلیس میں تمہاری فرینڈ ہو نہ تم اتنی ٹھنڈ میں مجھ پر ایسا ظلم کرو گے۔۔۔ٹینا بھاگتے ہوئے مسلسل چلا رہی تھی۔۔۔۔سڈ اسکے پیچھے پانی سے بھرے غبارے لئے اسے پکڑنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا۔۔۔۔ایک غبارہ اسنے ٹینا کو مارا مگر وہ بچ گئی۔۔۔۔ٹینا سامنے سے آتے راہول کے پیچھے چھپ کر اپنا سانس بہال کرنے لگی سڈ بھی وہی رک اسکی تقلید کرنے لگا۔۔۔راد یکھو نہ یہ کیا کر رہا ہیں۔۔۔ٹینا معصوم سی شکل بنائے بولی۔۔۔میں نے کیا کیا یہ جو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم نے ابھی میرے ساتھ کیا اسی کا بدلہ لے رہا ہوں۔۔۔۔۔۔سڈ نے اپنی شرٹ کی اور اشارہ کرتے کہا جو پوری بھیگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔میں اتنے آرام سے وہاں بیٹھا تم سب کا ویٹ کر رہا تھا اور تم نے یہ کر دیا میں کہہ رہا ہوں عزت سے باہر آجاؤ ورنہ۔۔۔۔۔۔سڈ نے انگلی اٹھاتے اسے تنبیہ کرتے کہا۔۔۔۔۔ورنہ کیا میں ڈرتی نہیں ہوں تم سے آؤ مارو مجھے پر پہلے پکڑ تو لو۔۔۔۔ٹینا اسے انگوٹھا دکھاتے مزید سلگا گئی۔۔۔۔۔سڈ غصّے سے اسکی اور بڑھا۔۔۔۔۔کیا یار ایک کمزور لڑکی سے بدلہ لے رہے ہو۔۔۔۔۔راہول جو خاموش کھڑا انکی تکرار سن رہا تھا سڈ کو روکتے مزے سے بولا۔۔۔۔۔کون کمزور میں کوئی کمزور ومزور نہیں ہوں۔۔۔ٹینا سڈ کو چھوڑ راہول کو چمٹ گئی۔۔۔۔۔اچھا تو پھر سڈ کمزور ہو گا جو ایک لڑکی کے ہاتھوں ذلیل ہو رہا ہیں کیوں سڈ۔۔۔۔۔راہول نے معصومیت سے کہہ کر سڈ کی اور دیکھا۔۔۔میں کوئی کمزور نہیں ہوں۔۔۔سڈ سینہ اکڑاے بولا۔۔۔وہ تو میرا دھیان نہیں تھا اسی لئے یہ ہوا ورنہ اسے بتاتا۔۔۔سڈ نے خونخوار نظروں سے ٹینا کو گورتے کہا۔۔۔کیا بتاتے تم پچھلے آدھے گھنٹے سے تم اسے پکڑنے کی کوشش کر رہے ہو اور یہ ہیں جو ہاتھ ہی نہیں آرہی چھی چھی چھی سڈ تم سے ایک لڑکی نہیں پکڑی جا رہی۔۔۔راہول نے تاسف سے سر ہلایا۔۔۔۔۔مرد بنو سڈ مرد۔۔۔راہول نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے مضبوط لہجے میں کہا۔۔۔۔۔تمھیں میں مرد نہیں لگتا۔۔۔سڈ صدمے سے بولا۔۔۔۔۔ٹینا نے بمشکل اپنی ہنسی دبائی۔۔۔۔راہول کو بھی

ان دونو کو تپانے میں مزہ آتا تھا اور اب بھی وہ اپنا داؤ کھیل چکا تھا۔۔۔میں نے ایسا نہیں کہا میں تو بس یہ کہہ رہا تھا تم ایک لڑکے ہو کر ایک لڑکی کو نہیں پکڑ پا رہے۔۔۔۔راہول نے معصومیت کی آخری حدو کو چھوتے کہا۔۔بائی داوے میں ذرا اے جے کو ڈھونڈ لوں۔۔۔راہول ہاتھ جھاڑتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔سڈ نے راہول کے جاتے ہی ٹینا پر اٹیک کیا۔۔ٹینا بروقت نیچے جھکی پانی سے بھرا غبارہ پیچھے سے آتے اکشے کی شرٹ پر لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکی ساری شرٹ بھیگ گئی۔۔۔یہ کیا کیا تم نے۔۔۔اکشے نے صدمے سے اپنی شرٹ کو دیکھتے کہا۔۔وہ میں تو ٹینا کو۔۔۔سڈ نے ٹینا کی اور اشارہ کیا مگر یہ کیا ٹینا اکشے کے غبارا لگتے ہی وہا سے رفوچکر ہو چکی تھی۔۔۔اسے ٹینا پر ڈھیر و غصّہ آیا۔۔۔سوری ۔۔۔سڈ نے بتی سی نکالتے کہا اور وہا سے تیزی سے بھاگا تھوڑی دیر پہلے والا سین اب دوبارہ شروع ہو چکا تھا پر اس بار بھاگنے والا سڈ اور پکڑنے والا اکشے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا یار تم یہا ہو میں تمھیں کب سے ڈھونڈ رہا ہوں۔۔۔۔راہول جو کب سے عروج کو ڈھونڈ رہا تھا اخر اسے لائبریری میں ملی۔۔۔تمھیں پتا تو ہیں اگر میں کلاس یہ کینٹین میں نہ ملوں تو لائبریری میں ہوتی ہوں۔۔۔عروج نے دھیمی سی آواز میں مسکرا کر کہا۔۔۔ہاں یار بھول گیا تھا چلو کینٹین میں چلے۔۔باقی سب پوہنچ گۓ۔۔۔۔عروج نے بک واپس رینک میں رکھتے پوچھا ۔۔۔۔ہاں سب وہی ہیں بس تمہارا انتظار ہو رہا ہیں۔۔۔۔راہول نے آگے چلتے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہا۔۔۔ عروج چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے پیچھے چل رہی تھی۔۔۔وہ کینٹین پوھنچے تو سامنے ہی وہ تینوں بیٹھے نظر آے۔۔۔ہیلو گائیز۔۔۔۔ عروج نے بلند آواز میں کہااور چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔۔۔راہول بھی ساتھ ہی چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔۔ کہا تھی یار تمھیں پتاہیں نہ اس وقت سب کو کینٹین میں ہونا چاہیے۔۔۔ٹینا نے خفگی سے کہا۔۔۔سوری یار لائبریری میں ٹائم کا پتا ہی نہیں چلا۔۔۔ عروج نے اسکے پھولے گال کھینچتے محبّت سے کہا۔۔۔ چھوڑو ٹینا تمھیں پتا تو ہیں جب یہ لائبریری میں ہو تو اسے وقت کی کہا ہوش رہتی ہیں۔۔۔۔اکشے نے شرارت سے کہا۔۔۔۔پتا نہیں اتنا پڑھ کیسے لیتی ہیں ہم سے تو نہیں ہوتا۔۔۔سڈ نے بے اختیار جھرجھری لی۔۔۔۔سب مسکرادیے۔۔۔اچھا چھوڑو یہ بتاؤ کوئی نئ تازی۔۔۔ عروج نے روز کا جملہ دوہرایا۔۔۔پاکستان بی جان سے بات کرتے وہ انکا ایک جملہ باخوبی سیکھ گئی تھی جسے بولنا اسکا روز کا معمول تھا۔۔۔۔نئ تازی سے یاد آیا کل ڈیڈ نے گھر میں ایک چھوٹی سی پارٹی رکھی ہیں اور تم سب کو آنا ہیں۔۔۔۔راہول نے یاد آنے پر بتایا۔۔۔۔واہ کس خوشی میں۔۔۔ٹینا نے چہک کر پوچھا۔۔۔اسے پارٹیس اٹینڈ کرنا بہت پسند تھا۔۔۔ڈیڈ نے ایک نیا کیس جیتا ہیں اسی کی خوشی میں۔۔۔۔راہول نے بےزاری سے بتایا۔۔۔ویسے را تمہارے ڈیڈ کے لوءر ہونے کا ایک فائدہ تو ہیں جب بھی وہ کوئی بھی کیس جیتتے ہیں تو پارٹی ضرور دیتے ہیں ۔۔۔ٹینا کی آواز میں خوشی تھی۔۔۔ویسے را جب تم بھی لوءر بن جاؤ گے تو ایسے ہی پارٹی دیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کرو گے نہ۔۔۔ٹینا نے آنکھیں مٹکاتے پوچھا۔۔۔ تمھیں کس نے کہا میں لوءر بنو نگا میں تو ایک سکسیس فل بسنس مین بنو گا بلکل رضا انکل کی طرح۔۔راہول گردن اکڑتا بولا۔۔۔اپنے بابا کے نام پر عروج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی جبکے اکشے نے ایک قہقہہ لگایا۔۔۔کیا مسلہ ہیں میں نے کوئی جوک نہیں مارا جو تم یوں ہنس رہے ہو۔۔۔راہول تپ کر بولا۔۔۔جوک سے کم بھی نہیں ہیں یہ تمہارے وہ کھڑوس ڈیڈ ہونے دینگے تب نہ انہوں نے تو قسم کھار کھی ہیں تمھیں لوءر بنا کر چھوڑینگے یار میری مانو تو لوءر بن جاؤ کم از کم ہمیں ایسی پارٹیس تو دیکھنے کو ملینگی۔۔۔۔اکشے نے ٹینا کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے قہقہہ لگایا۔۔۔۔اور جب سڈ پولیس والا بن جائے گا تب تو تم دونوں کا کاروبار بھی خوب چلیگا۔۔۔ٹینا نے بھی اپنا حصّہ ڈالا ۔۔۔اوئے تمھیں کس نے کہا میں پولیس میں جاؤ نگا اور یہ ہمارا کاروبار مطلب۔۔۔سڈ نے کچھ غصے اور کچھ نہ سمجھی سے پوچھا۔۔۔۔اب دیکھو نہ سڈ جب تم پولیس والے اور راہول لوءر بن جائے گا تو تم کیس لا لا کر راہول کو دینا اور یہ انھے حل کر کے جو پیسے کمائیگا انھے آدھا بانٹ لینا سیلری الگ سے اور دوسری کمائی الگ سے اس طرح تمہارا کاروبار خوب چلیگا۔۔۔۔ٹینا مزے سے کہتی اپنی بات کے آخر میں دوبارہ ہنس پڑی۔۔۔۔دونوں یہ یوں ہنسنا اور انکا مذاق اڑانا راہول اور سڈ کو مزید تپا گیا۔۔۔زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہیں اگر تم لوگوں کے گھر والے تم دونوں پر پریشر لائیز نہیں ہیں اسکا مطلب یہ نہیں تم دوسرو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کا مذاق اڑاؤ۔۔۔راہول کڑھ کر بولا۔۔۔۔۔ویسے را آئیڈیا اچھا تو ہیں۔۔۔کب سے خاموش بیٹھی عروج نے شرارت سے کہا۔۔۔اے جے کیا تم بھی۔۔۔راہول نے حیرت سے کہا ۔۔۔ریلیکس را میں تو مذاق کر رہی تھی تم تو سیریس ہی ہو گئے۔۔۔عروج ایک دم سنجیدا ہوئی۔۔۔وٹ ایور میں چلا کچھ لینے کسی کو کچھ چاہیے تو بتادو۔۔۔راہول کرسی سے اٹھتا بولا۔۔۔۔سب نے اپنا اپنا آرڈر بتایا۔۔۔راہول جانے لگا جب سڈ نے اسے روکا ۔۔۔رکو میں بھی چلتا ہوں ورنہ یہ لوگ میرا دماغ کھا جائینگے۔۔۔سڈ ایک خونخوار نظر ان پر ڈالتا راہول کے ساتھ ہی چلا گیا۔۔۔۔پیچھے دونوں کے نہ رکنے والے قہقہے شروع ہو گئے۔۔۔جبکے عروج صرف مسکرا کر رہ گئی۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رضا میر انڈیا کے ایک بہت بڑے بسنس مین تھے اور اے جے یعنی عروج انکی اک لوتی اولاد تھی رضا میر ایک حساس طبیعت کے مالک تھے عروج بھی انکی ہی کاپی تھی جہاں رضا میر کے ہوتے رھتے وہی عروج رضا میر کے کوئی نام سے بھی آشنا interview پر tv آے دن نہیں تھا وہ شروع سے ہی سادہ زندگی گزارتی آئی کوئی نہیں جانتا تھا رضا میر کی بیٹی کا اصلی نام کیا ہیں وہ دکھتی کیسی ہیں رضا میر پیار سے اسے پری کہتے تھے اور وہ تھی بھی پریوں جیسی خوبصورت نرم دل اسکے پاس رب کی دی ہوئی ہر چیز تھی بس وہ ایک چیز سے محروم تھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رضامیر جب پہلی بار انڈیا آئے تب انکی ملاقات سرلہ سے ہوئی ملاقات محبّت میں بدلی مگر سرلہ کے پیرینٹس نے ایک شرط رکھی کے اگر رضامیر انڈیا ہی سیٹل ہو جائے تبھی وہ اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کرینگے رضامیر نے شرط سن ہامی بھر لی افضل میر جو کے رضامیر کے والد تھے وہ ان سے ناراض ہو گے رضامیر انکے سب سے چھوٹے اور لاڈلے بیٹے تھے وہ انھے خود سے دور نہیں کرنا چاھتے تھے مگر رضامیر کی ضد کے آگے ہار گیے اور یوں انکی سرلہ سے شادی ھو گئی مگر بعض دفع انسان اپنی محبّت کو پاکر بھی کھو دیتا ہیں رضامیر کے ساتھ بھی یہی ہوا جس دن عروج اس دنیا میں آئی اسی دن سرلہ نے اس دنیا سے منہ موڑ لیا ایک قیامت ٹوٹی تھی رضامیر پر ابھی تو انکی خوشیوں کی شروعات ہوئی تھی اور ابھی سب ختم ہو گیا پر زخم چاہے جتنا بھی گہرا کیوں نہ ہو ایک نہ ایک دن بھر ہی جاتا ہیں رضامیر کا زخم بھی بھر گیا اور اسکی سب سے بڑی وجہ عروج تھی انکی زندگی انکی سرلہ کی آخری نشانی سرلہ کے جانے کے بعد ایک بار پھر افضل میر اور انکی زوجہ نے انھے پاکستان واپس آنے کا کہا مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا وہ اس جگہ کو چھوڑنہ نہیں چاہتے تھے جہاں انکی اور سرلہ کی یادیں تھی افضل میر نے بہت زور دیا مگر رضامیر نہیں مانے انہوں نے ایک آخری کوشش کی رضامیر کو دوسری شادی کا کہا مگر ہر بار کی طرح انہوں نے منع کر دیا آخر تھک ہار کر وہ خاموش ہو گئے رضامیر عروج کی پرورش اکیلے نہیں کر سکتے تھے سرلہ کی موت کے بعد سرلہ کے گھر والوں نے عروج کو منحوس کا لقب دیکر ہر تعلق توڑ لیا رضامیر کو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

افسوس تو بہت ہوا مگر کہا کچھ نہیں رضا میر نے عروج کے لئے ایک ملازمہ رکھ کی سعدیہ بی ہر وقت عروج کے ساتھ ہوتی عروج بھی ان سے کافی مانوس ہو چکی تھی جسکو دیکھتے رضا میر نے سعدیہ بی کو اپنے گھر کے فرد کا مقام دے دیا سعدیہ بی اس دنیا میں تنہا تھی رضا میر عروج کا بہت خیال رکھتے اور انہوں نے سعدیہ بی کو اپنی ماں کا درجہ دیا وہ تینوں اپنی اپنی زندگی میں مصروف ہو چکے تھے مگر اتنی مصروفیت میں بھی وہ سرلہ کو نہیں بھولے۔۔۔۔۔۔۔۔

راہول کے ڈیڈ لاء رتھے اور سڈ یعنی سدھارت کے ڈیڈ پولیس کمشنر تھے اور دونوں کے ڈیڈ ہی یہ چاھتے تھے کے وہ دونوں بھی انکی فیلڈ میں آئے لیکن دونوں کو ہی اس کام میں کوئی دلچسپی نہیں تھی ٹینا کے ڈیڈ ڈاکٹر تھے اور اکشے کے ڈیڈ ایک بسنس مین تھے دونوں کے پیرینٹس نے کبھی ان پر کوئی زور آزمائی نہیں کی وہ اپنے فیصلوں میں آزاد تھے اور اسی کا فائدہ اٹھاتے ٹینا اور اکشے دونوں کو بہت تنگ کرتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم پورے گھر میں عروج کی آواز گونجی یہ اسکا روز کا معمول تھا وہ جب بھی گھر آتی بلند آواز سلام کرتی گھر میں موجود سارے لوگ اسکی اس عادت سے واقف تھے یہ تربیت بھی رضا میر اور سعدیہ بی کی تھی رضا میر جو فون پر اپنی والدہ سے بات کر رہے تھے آواز سن انہوں نے زیر لب سلام کا جواب دیا لیں بی جان آگئی پری رضا میر نے مسکرا کر عروج کو دیکھتے کہا جو ابھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لاؤنج میں داخل ہوئی۔۔۔ عروج نے رضامیر کی پیشانی پر بوسہ دیااور وہی صوفے پر بیٹھ گئی ۔۔۔ یہ لو پری بی جان سے بات کرو رضامیر نے موبائل اسے تھمایا۔۔۔اسلام و علیکم بی جان کیسی ہیں آپ۔۔۔۔ عروج نے شائستگی سے کہا۔۔۔۔۔واعلیکم السلام بی جان کی جان تمہاری آواز سن کی اب بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔بی جان نے محبّت سے کہا۔۔۔ تمہاری آواز مطلب بی جان آپکی طبیعت تو ٹھیک ہیں نہ۔۔۔۔ عروج نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔ہاں ہاں میں بلکل ٹھیک ہوں بس تھوڑی شوگر ہائی ہوگئی تھی مگر اب بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔بی جان اسکی فکر مندی پر مسکرائی۔۔۔۔بی جان کتنی بار کہا ہیں زیادہ میٹھا مت کھایا کرے مگر آپ سنتی ہی نہیں۔۔۔ عروج خفا ہوتی بولی۔۔۔۔ارے میری بچی یہ تو اللہّ کے ہاتھ میں ہیں کے کب انسان بیمار ہوگا اور کب صحت یاب ہم انسانوں کا اس پر کچھ زور نہیں۔۔۔۔بی جان نے سادگی سے کہا ۔۔۔۔بی جان جب آپکو پتا ہیں کے میٹھا کھانے سے آپکی شوگر ہائی ہو جاتی ہیں تو کیوں کھاتی ہیں اور اوپر سے سارا الزام اللہّ جی پر ڈال دیا۔۔۔۔ عروج مزید خفا ہوتی بولی۔۔۔۔ایسا نہیں کہتے اللہّ کی مرضی کے بغیر تو پتا بھی نہیں ہلتا جینا مرنا اللہّ کے ہاتھ میں ہے اک نہ اک دن تو مرنا ہی ہیں نہ تو۔۔۔۔بی جان ابھی کچھ اور بھی کہنے لگی تھی جب عروج نے انکی بات کاٹی۔۔۔۔اچھا بی جان اب مرنے کی باتیں نہ کرے۔۔۔۔پری کتنی بار کہا ہے بیچ میں نہیں ٹوکتے۔۔۔رضامیر نے پیار سے اسے ڈپٹا۔۔۔۔پر بابا دیکھنے نہ بی جان مرنے کی باتیں کر رہی ہیں۔۔۔ عروج روہانسی ہوئی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔۔۔اچھا اب نہیں کرتی یہ بتاؤ اپنی بی جان سے کب ملنے آرہی ہو۔۔۔بی جان نے بات بدلی

۔۔۔میں بہت یاد کر رہی ہو تمھیں کتنے سال ہو گئے ہیں تمہاری شکل دیکھے جیتے جی ملنے آجاؤ زندگی کا کیا بھروسہ۔۔۔بی جان افسردگی سے کہتی دوبارہ بات وہی لے گئی۔۔۔بی جان پھر مرنے کی باتیں کرینگی تو میں کبھی نہیں آؤنگی آپسے ملنے۔۔۔ عروج نے دھمکی دی

۔۔۔ارے نہیں نہیں میں تو بس ایسے ہی کہہ رہی تھی۔۔۔بی جان فورن بات سنبھالتی بولی

۔۔۔رضا سے کہا تھا تمہیں لے آئے بولا بی جان کام میں بزی ہوں بھلا ماں سے بھی زیادہ ضروری کوئی کام ہوتا ہیں۔۔۔۔اب بی جان کی باری تھی خفا ہونے کی۔۔۔بی جان میں نے ایسا تو نہیں کہا میں نے کہا تھا ابھی تھوڑا کام زیادہ ہیں ابھی فورن نہیں آسکتا ابھی تھوڑا وقت لگے گا۔۔۔رضا میر نے ماں کی ناراضگی دیکھتے اپنی صفائی دی۔۔۔۔ماں سے زیادہ کیا ضروری کام ہے کتنے سال ہو گئے تمہاری شکل دیکھے کہا بھی تھا واپس آجاؤ مگر تم نہیں مانے آخری بار اپنے باپ کی میت پر شکل دکھائی تھی اپنی۔۔۔بی جان کی بات کرتے کرتے آواز بھرا گئی

۔۔۔بی جان کیا فائدہ پرانی باتوں کو دوہرانے کا اور آپ روئے تو مت اچھا میں عروج کو بھیج دونگا آپکے پاس۔۔۔رضا میر نے ماں کا دل رکھنے کے لئے حامی بھر لی۔۔۔ٹھیک ہیں تم اسے ہی بھیج دو اسے دیکھ کر ہی اپنی آنکھوں کی پیاس بجالونگی۔۔۔بی جان نے آنکھیں پونچتے کہا

۔۔۔ٹھیک ہیں بی جان میں اسے بھیج دونگا اب آپ نے زیادہ ٹینشن نہیں لینی ورنہ آپکی طبیعت

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خراب ہو جائے گی اب رکھتا ہوں آپ اپنا دھیان رکھیے گا اللّٰہ حافظ۔۔۔اللّٰہ حافظ ۔۔دوسری طرف کا جواب سن کر رضا میر نے موبائل رکھ دیا۔۔ بابا میں کیسے جاؤنگی میرے تو پیپر ہیں اگلے مہینے۔۔۔رضا میر کے موبائل رکھتے ہی عروج پریشانی سے بولی۔۔۔مجھے پتا ہیں پری پر ہر سال پیپر کے بعد تم اپنے دوستوں کے ساتھ کہیں نہ کہیں تو گھومنے جاتی ہی ہو نا تو اس بار پاکستان چلے جانا تم سب لوگ پاکستان بھی دیکھ لوگے اور بی جان بھی خوش ہو جائینگی ۔۔۔۔رضا میر کی بات پر عروج خوشی سے اچھلی۔۔۔یہ تو بہت اچھا آئیڈیا ہیں بابا ۔۔۔عروج خوشی سے انکے گلے لگی چہک کر بولی۔۔۔جیتی رہو ہمیشہ ایسے ہی خوش رہو۔۔۔رضا میر نے اسکی پیشانی چومتے دعا دی۔۔۔۔بنا یہ جانے کے بہت جلد یہ خوشیاں انکی بیٹی کی زندگی سے روٹھنے والی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اے ادھر آؤ۔۔۔وہ جو سر جھکائے اپنی کلاس کی اور جا رہی تھی کسی کے بلانے سے اس اور چل دی۔۔۔۔میری طرف دیکھو۔۔۔ایک رعب دار آواز اسکے کانو سے ٹکرائی۔۔۔عروج نے نظرے اٹھا کر اسے دیکھا جو اپنی پوری وجاہت لئے سامنے کھڑا تھا سیاہ آنکھین اسی پر ٹکی تھی۔۔۔پیچھے ہی اسکی گینگ بھی موجود تھی۔۔۔نام کیا ہیں تمہارا۔۔۔اپنی گہری سیاہ آنکھیں اسی پر ٹکائے پوچھا۔۔۔عروج۔۔۔وہ دھیرے سے کہہ کر دوبارہ نظرے جھکا گئی ۔۔۔کیا کہا۔۔۔اسنے تھوڑا سا آگے جھکتے کان پر ہاتھ رکھے پوچھا جیسے اسے سنائی نہ دیا ہو

۔۔۔۔جی عروج۔۔۔۔وہ نظریں جھکائے ہی اس بار تھوڑا زور سے بولی۔۔۔۔ہاہاہاہا ایک دم وہاں کھڑے سبھی کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔عروج نے نہ سمجھی سے نظریں اٹھا کر انھیں دیکھا وہ سب ایسے ہنس رہے تھے جیسے اسنے کوئی لطیفہ سنا دیا ہوں۔۔۔۔یہ کیسا نام ہے۔۔۔۔پیچھے کھڑے ایک لڑکے نے کہا۔۔۔تم لوگوں نے کبھی سنا یہ نام۔۔۔زین نے ہنستے ہوئے اسکا مذاق اڑایا۔۔۔عروج جو پہلے نہ سمجھی سے انکے چہرو کو دیکھ رہی تھی یہ جان کر کے وہ سب اسکے نام کا مذاق بنا رہے ہیں غصّے سے انھے گھورنے لگی۔۔۔۔لگتا ہیں مارکیٹ میں کوئی نیا نام آیا ہیں

۔۔۔۔زین نے اپنی گینگ سے کہا جس پر سبکے قہقہے دوبارہ

شروع ہو گئے۔۔۔۔عروج ضبط سے خود پر کنڑول کیے کھڑی تھی۔۔۔۔ایسے کیا دیکھ رہی ہو غصّہ آ رہا ہیں مارو گی مجھے لو مارو۔۔۔زین نے اپنا چہرہ اسکے آگے کیئے اسکا مذاق اڑایا۔۔۔عروج مسلسل اسے گھور رہی تھی۔۔۔۔اوہ میں تو ڈر گیا۔۔۔۔زین مسنوعی ہاتھ اٹھاتا ڈرنے کی ایکٹنگ کرنے لگا۔۔۔۔ایک بار پھر اسکی گینگ کے قہقہے بلند ہوئے۔۔۔۔پہلے کبھی اس کالج میں نظر نہیں آئی۔۔۔۔زین جو خود آج چھے مہینے کی سسپینشن کے بعد کالج آیا تھا سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔پہلے تو میں نے بھی آپکو کبھی اس کالج میں نہیں دیکھا۔۔۔عروج نے آنکھیں تیرچھی کیئے دوٹوک کہا۔۔۔۔بہت زبان چلتی ہیں تمہاری لگتا ہیں ابھی مجھے جانتی نہیں ہو۔۔۔وہ لفظوں پر زور دیتا بولا۔۔۔۔مجھے آپکو جاننے کا کوئی شوق بھی نہیں ہیں میں یہاپڑنے آتی ہوں

آپ جیسے لوگوں کو جاننے نہیں۔۔۔۔ عروج نے بھی اسی کے لہجے میں جواب دیا۔۔۔ایک لمحے کو اسنے اسکی ہمّت کو داد دی جو اسکے سامنے زین عباسی کے سامنے اسے دوٹوک جواب دے رہی تھی۔۔۔ تم جیسے لوگوں سے مطلب میں زین عباسی تمہاری ہمّت کیسے ہوئی مجھ سے اس طرح بات کرنے کی۔۔۔۔ آنکھوں میں سرخی لئے وہ چلایا تھا۔۔۔۔ بلکل اسی طرح جس طرح ابھی آپنے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر میرے نام کا مذاق بنایا۔۔۔وہ بھی غصے سے بولی ۔۔۔ مجھ سے بدتمیزی کا انجام تو تمہیں بھگتنا ہوگا۔۔۔۔شہادت کی انگلی اٹھائے وہ درشتگی سے بولا تھا۔۔۔ کون کیا بھگتے گا یہ وقت بتائے گا اب میں جاؤں۔۔۔۔اپنی بات کے آخر میں عروج اجازت طلب نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔ نکلو یہاں سے لیکن یاد رکھنا۔۔۔۔۔وہ مزید کچھ کہنے لگا لیکن عروج اسکی اجازت ملتے ہی اپنے قدم آگے بڑا چکی تھی۔۔۔۔ دیکھ لونگا تمہیں ۔۔۔۔اسکی پشت کو دیکھتے وہ بڑبڑایا تھا۔۔۔۔زین نے مڑ کر اپنی گینگ کو دیکھا جو اپنی ہنسی چھپانے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔ عروج جسکا ارادہ اب کلاس میں جانے کا بلکل نہیں تھا کالج کی بیک سائیڈ پر آکر بینچ پر بیٹھ گئی۔۔۔ مجھے اس سے یوں بات نہیں کرنی چاہیے تھی ۔۔۔۔۔اپنا سر ہاتھوں میں گرائے اب وہ افسوس کر رہی تھی۔۔۔ پر اسنے میرے نام کا مذاق بنایا کتنے پیار سے بابا نے میرا یہ نام رکھا تھا۔۔۔ دوسری سوچ کے آتے ہی اسکی آنکھیں نم ہوئی۔۔۔۔۔ بابا آپنے میرا نام عروج کیوں رکھا سب میرے اس نام کا مذاق بناتے ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔۔۔سات سالہ عروج نے خفگی سے کہا۔۔۔۔رضا میر نے محبّت سے اسے دیکھا جو منہ پھولائے اُنھے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔رضا میر بے اختیار مسکرائے۔۔۔۔عروج کا مطلب ہیں بلندی ترکی کامیابی اور میں اپنی بیٹی کو اسکے نام کی طرح دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔رضا میر نے اسے پاس بیٹھائے کہا۔۔۔۔مطلب بابا۔۔۔۔وہ نہ سمجھی سے بولی۔۔۔۔مطلب میری جان جب تم بڑی ہو کر ڈاکٹر بنو گی اپنی ماں کا خواب پورا کرو گی تب اپنے نام کی طرح ہی ترقی حاصل کرو گی کامیاب ہو کر بلندی پر جاؤ گی اور ایک بہت کامیاب ڈاکٹر بنو گی۔۔۔رضا میر نے رسان سے کہا ۔۔۔۔اوواچھا۔۔۔عروج نے سمجھتے زور سے سر ہلایا۔۔۔رضا میر کو اس پر ڈھیر و پیار آیا ۔۔۔۔اب جب کبھی بھی کوئی تمہارے نام کا مذاق اڑائے تو اسے نظرانداز کرنا ہمیں ہر کسی کی بات کو دل پر نہیں لینا چاہیے جو بھی کچھ بھی کہے اسے نظرانداز کرو ہم لوگوں کا منہ نہیں بند کر سکتے۔۔۔رضا میر نے محبّت سے اسے سمجھایا۔۔۔اس دن سے عروج نے یہ بات اپنے دماغ میں بیٹھالی کوئی بھی کچھ بھی کہتا وہ نظرانداز کرتی۔۔۔۔مگر آج وہ ایسا نہ کر پائی آج وہ اپنی زبان نہ روک پائی۔۔۔شاید اب وہ اپنے بابا کی پری دوستوں کی اے جے نہیں تھی اب وہ صرف عروج تھی ۔۔۔۔ایک آنسوں خاموشی سے اسکی آنکھ سے نکل کر اسکی گال پر بہہ گیا

-----------،-----------------------

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگلے دن سب راہول کے گھر پر موجود تھے۔۔۔ عروج نے بلیک کلر کا گھٹنوں تک آتا فراک پہنا تھا بالوں کو سلیکے سے ایک طرف ڈالے وہ وہاں موجود سب سے خوبصورت اور الگ لگ رہی تھی۔۔۔ وہاں موجود زیادہ تر لڑکیوں نے ویسٹرن ڈریس پہنی تھی خود ٹینا بھی ون پیس پہنے اپنے گنگریالے بالوں کو کھلا چھوڑے عروج سے باتوں میں مصروف تھی۔۔۔ ایک طرف خاص شراب کا انتظام کیا گیا تھا عروج نے اس طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا وہ ایسی پارٹیز میں نہیں آتی تھی آج بھی وہ راہول کا دل رکھنے کے لئے آئی تھی۔۔۔ راہول کے ڈیڈ مسٹر اگروال اپنے دوستوں سے ملنے میں مصروف تھے اسی لئے عروج اور ٹینا ہاتھوں میں پھولوں کا بکے لئے انکے فری ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ جب سڈ دونوں کی طرف آیا۔۔۔ اے جے یو لوکنگ بیوٹیفل۔۔۔ سڈ ٹینا کو نظر انداز کرتا عروج کی تعریف کرنے لگا۔۔۔ تھنک یو ۔۔۔۔ عروج اپنی تعریف پر کھل کر مسکرائی۔۔۔۔ اور میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔ اپنے گنگریالے بالوں کو جھٹکے سے پیچھے کرتی ٹینا نے ایک ادا سے پوچھا۔۔۔ سڈ نے عروج سے نظرے ہٹا کر اوپر نیچے سے اسے دیکھا۔۔۔ ٹینا نے جو ون پیس پہنا تھا اس میں اسکا سارا جسم ڈھکا تھا سوائے ایک ٹانگ کے جو گھٹنوں سے اوپر تک برہنہ تھی۔۔۔۔ باقی سب تو ٹھیک ہیں مگر۔۔۔ سڈ ٹھوڑی پر ہاتھ ٹیکائے پر سوچ انداز میں بولا۔۔۔ یہ ایک لیگ پیس دکھانے کی کیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ضرورت تھی۔۔سڈ نے اسکی برہنہ ٹانگ کی طرف اشارہ کرتے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔۔کیا۔
۔۔جہاں ٹینا صدمے سر چلائی۔۔۔وہی عروج نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی اُمڈ آنے والی ہنسی کا
گلہ گونٹا۔۔۔ٹینا اکثر پارٹیس میں ایسی ہی ڈریسنگ کرتی تھی مگر سڈ نے کل والا بدلہ بھی لینا تھا
۔۔۔۔تمھیں دکھائی نہیں دیتا اسے فیشن کہتے ہیں۔۔۔ٹینا دبے دبے غصّے سے چلائی
۔۔۔۔توبہ ہے ایسے فیشن کی۔۔سڈ نے کانوں کو ہاتھ لگائے کہا۔۔۔۔عروج کو دیکھ لو کتنی
خوبصورت لگ رہی ہیں تھوڑی فیشن سینس اس سے ہی لے لو۔۔۔۔۔سڈ اسے انگاراوپر بیٹھاتا
مزے سے بولا۔۔۔بکواس بند کرو کمینے انسان۔۔۔۔ٹینا غصّے سے پاگل ہوتی بولی۔۔۔۔بکواس تو
نہیں کر رہا حقیرت بتا رہا ہوں۔۔۔۔سڈ حقیرت نہیں حقیقت۔۔۔عروج نے اسکا جملہ
درست کیا۔۔۔ہاں وہی وہی۔۔۔۔سڈ بات ہوا میں اڑاتا بولا۔۔۔جب اردو آتی نہیں تو بولتے
کیوں ہو۔۔۔۔ٹینا نے اسے چڑہاتے کہا۔۔۔۔نہیں آتی تو کیا ہوا سیکھ لونگا۔۔۔۔۔سڈ نے کالر
جھاڑتے کہا۔۔۔۔اس سے پہلے عروج مزید انکی بحث سنتی اسے راہول کے ڈیڈ دکھائی دیے جو
اکیلے کھڑے تھے۔۔۔۔عروج انھے لڑتا چھوڑ مسٹر اگروال کی طرف چل دی۔۔۔۔۔۔ہیلو
انکل مینی مینی کانگریز چولیشنز۔۔۔۔عروج نے مسکرا کر بکے انکی طرف بڑایا۔۔۔۔مسٹر اگروال
نے ایک نظر عروج کو دیکھ بکے کو دیکھا پھر پاس سے گزرتے ویٹر کو آواز دی۔۔۔یس سر
۔۔۔ویٹر پاس آتا مودب سا بولا۔۔۔۔یہ بکے لو اور اسے جا کر ڈسٹبن میں ڈال دو۔۔۔عروج کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مسکراہٹ سمٹی۔۔۔ویٹر عروج کے ہاتھ سے بکے لیتا ایک طرف چلا گیا۔۔۔۔عروج نہ سمجھی سے اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔پتا نہیں راہول بھی کیسے کیسے لوگوں کو پارٹی میں بلا لیتا ہیں۔۔۔۔مسٹر اگروال نے ایک نفرت بھری نظر عروج پر ڈالتے کہا۔۔۔۔عروج کا چہرہ ہتک سے لال ہو گیا۔۔۔۔میں نے کتنی بار راہول کو کہا ہیں تم سے دور رہے اور تم جیسے سارے لوگوں سے بھی۔۔۔۔میرے جیسے لوگوں سے مطلب۔۔۔۔عروج نے نہ سمجھی سے پوچھا ۔۔۔۔۔تم جیسے دھوکے باز لوگوں سے۔۔۔۔مسٹر اگروال اپنے منہ سے زہر اگلتے بولے ۔۔۔۔نفرت ہیں مجھے تم لوگوں سے۔۔۔۔وجہ۔۔۔عروج نے خود پر ضبط کرتے پوچھا ۔۔۔۔۔سالوں پہلے تم لوگوں کو یہاں سے باہر پھینکا تھا مگر نہیں تم لوگوں کو تو شوق ہیں دوسروں کے دیس میں ڈیرا ڈالنے کا۔۔۔۔انہوں نے حقارت سے کہا۔۔۔بٹوارے کے وقت جہاں بہت سے مسلم پاکستان گئے تھے وہی بہت سے یہا بھی رہ گئے تھے تو اس حساب سے یہا پہلے ہی بہت مسلم ہے اور یہ صرف آپکا نہیں ان مسلم لوگوں کا بھی ملک ہیں۔۔۔۔عروج نے بھرپور اعتماد سے کہا۔۔۔۔یہ صرف ہمارا دیس ہیں۔۔۔۔مسٹر اگروال دبے دبے غصّے سے چلائے۔۔۔۔تم جیسے گھٹیا لوگ۔۔۔۔مسٹر اگروال مزید زہر اگلنے لگے جب عروج نے انکی بات کاٹی۔۔بس انکل بہت ہو گیا آپ راہول کے ڈیڈ ہیں اسی لئے میں آپکا لحاظ کر رہی ہو نہیں تو۔۔۔۔نہیں تو کیا۔۔۔۔مسٹر اگروال اسکی بات کاٹتے چبا کر بولے۔۔۔۔میرے گھر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں کھڑی ہو کر میرے سامنے زبان چلا رہی ہو دفع ہو جاؤ یہاں سے اس سے پہلے میں۔
۔۔۔کانگریچولیشنس انکل .... مسٹر اگروال کی بات بیچ میں ہی رہ گئی جب ٹینا سڈ راہول اور اکٹھے وہاں آ گئے۔۔ٹینا نے اپنا بکے آگے کئے خوشدلی سے کہا۔۔۔اوو تھنک یو۔۔۔مسٹر اگروال نے مسکرا کر بکے تھامتے کہا۔۔۔۔کونگریچولیشنس ڈیڈ۔۔۔راہول آگے بڑھ کر انکے گلے لگا۔۔۔تھنک یو مائی سن۔۔۔مسٹر اگروال سب سے مبارک باد لے رہے تھے
۔۔۔عروج ایک طرف کھڑی خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔تمہیں کیا ہوا۔۔۔ٹینا نے اسکا سرخ چہرہ دیکھ فکر مندی سے پوچھا۔۔۔۔نہیں کچھ نہیں۔۔۔وہ زبردستی مسکرائی۔۔۔مگر آنکھیں اسکے چہرے کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔۔آر یو اوکے نہ
۔۔۔راہول نے اسکے چہرے پر نظرے ٹیکائے پوچھا۔۔۔۔آئی ایم فائن راہول وہ ڈیڈ کا فون آیا تھا دادی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو مجھے جانا ہو گا۔۔۔عروج نے نظرے چرائے جھوٹ بولا۔۔۔راہول کے ڈیڈ اپنے کسی دوسرے گیسٹ کی طرف جا چکے تھے۔۔۔جھوٹ مت بولو اوے جے بتاؤ کیا بات ہیں۔۔۔راہول جانتا تھا اگر سعدیہ بی کی طبیعت خراب ہوتی تب بھی وہ عروج کو نہیں بتاتے کیونکی وہ چھوٹی چھوٹی بات پر ٹینشن لیتی تھی۔۔۔راہول بتایا نہ بی جان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہیں۔۔۔عروج خود پر ضبط کرتی بولی۔۔۔اسکا دم گھٹ رہا تھا وہاں وہ جلد سے جلد وہاں سے جانا چاہتی تھی۔۔۔اچھا ٹھیک ہیں میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔۔۔۔راہول آگے بڑھتا بولا۔۔۔۔نورا میں خود چلی جاؤنگی۔۔۔۔عروج بنا انکا جواب سنے تیزی سے باہر کی جانب بڑھی۔۔۔۔اسے کیا ہوا۔۔۔ٹینا نے اسکی پشت پر نظرے ٹیکاے اکشے سے پوچھا جس نے ٹینا کے سوال کے جواب میں کندھے اچکائے۔۔میں دیکھتا ہوں۔۔راہول بھی تیزی سے اسکے پیچھے گیا۔۔۔۔اے جے سنو۔۔۔۔راہول نے اسے پیچھے سے آواز دی۔

۔۔۔عروج جو اپنی گاڑی کا دروازہ کھول رہی تھی راہول کی پکار پر وہی رک گئی۔۔۔۔تمہیں ڈیڈ نے کچھ کہا ہیں کیا۔۔۔۔۔راہول نے جانچتی نظرو سے اسے دیکھا۔۔۔۔نورا انہوں نے کچھ نہیں کہا میں نے بتایا نا دادی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہیں اسی لئے جا رہی ہوں۔۔۔۔عروج نے زبردستی مسکراتے کہا۔۔۔۔اچھا ٹھیک ہیں پوہنچ کر کال کرنا۔۔۔۔راہول نے مزید سوال ترک کرتے کار کا دروازہ کھولتے کہا۔۔۔۔عروج سر ہلاتی کار میں بیٹھ کر کار زن سے بھگا کر آگے بڑھ گئی۔۔۔۔راہول کار کے اوجل ہونے تک وہی کھڑا رہا۔۔۔۔وہ عروج اور اپنے ڈیڈ کی باتیں سن چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سارا راستہ راہول کے ڈیڈ کی باتیں سوچتے کٹا۔۔۔۔گھر پوہنچ کر بھی وہ سیدھا اپنے کمرے میں گئی۔۔۔۔رضا میر اور سعدیہ بی نے حیرت سے اسے جاتے دیکھا۔۔۔۔۔یہ پہلی بار تھا وہ گھر آئے اور سلام نہ کرے۔۔۔سعدیہ بی سب خیریت پری کو کیا ہوا۔۔۔۔رضا میر نے تشویش

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے پوچھا۔۔۔پتانہیں شاید تھک گئی ہو گی میں جا کر دیکھتی ہوں۔۔۔سعدیہ بی نے اٹھے تسلی دی۔۔۔فرش ہونے کے بعد وہ بیڈ پر بیٹھی مسلسل مسٹر اگروال کی باتیں سوچ رہی تھی ۔۔۔آجاؤ۔۔۔عروج نے دروازے پر ہوتی دستک پر بلند آواز میں کہا۔۔سعدیہ بی دروازہ کھول کر اندر آئی۔۔۔دادی آپ۔۔۔اسے لگا کوئی ملازمہ ہوگی مگر سعدیہ بی کو دیکھ اسے حیرت ہوئی۔۔۔کیوں نہیں آسکتی۔۔۔سعدیہ بی نے مسنوعی خفگی سے کہا۔۔۔۔ایسی بات نہیں ہیں دادی آپ سیڑیوں سے اوپر کیوں آئی مجھے بلا لیتی۔۔۔عروج نے اٹھے بیڈ پر بیٹھاتے محبّت سے کہا۔۔۔۔تم جو یوں بنا ملے اوپر آگئی تو سوچا وہی جا کر مل لوں۔۔۔سعدیہ بی نے اتنے پیار سے کہا عروج شرمندہ سی ہو کر انکی گود میں سر رکھے لیٹ گئی۔۔۔سعدیہ بی نے پیار سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔کیا ہوا ہیں میری بچی کو کسی نے کچھ کہا ہیں کیا۔۔۔سعدیہ بی نے بنا کسی لگی پٹی کے بغیر پوچھا۔۔۔دادی کیا ہم لوگ دھوکے باز اور بے وفا ہوتے ہیں۔۔۔عروج نے کھوئے سے انداز میں کہا۔۔ایسا کس نے کہا۔۔انہوں نے حیرت سے پوچھا۔۔۔دادی بتائے نہ۔۔۔عروج انکا سوال نظر انداز کرتی بولی۔۔۔نہیں بچے اس دنیا میں کوئی بھی دودھ کا دھلا نہیں ہوتا۔۔۔مطلب دادی۔۔۔عروج نے نہ سمجھی سے کہا ۔۔۔۔مطلب ہم مسلمان دھوکے باز نہیں ہوتے اور یہ بھی سچ ہیں ہم میں بہت سے دھوکے باز بھی ہوتے ہیں۔۔۔سعدیہ بی کی بات پر وہ الجھ گئی۔۔۔۔۔اس دنیا میں ہر طرح کے لوگ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوتے ہیں اچھے بھی اور برے بھی جو اچھے لوگ ہوتے ہیں وہ کسی کے ساتھ برا نہیں کرتے نہ ہی کسی کو دھوکہ دیتے ہیں اور نہ ہی کسی کا دل توڑتے ہیں اور جو برے لوگ ہوتے ہیں وہ دھوکہ بھی دیتے ہیں اور دل بھی توڑتے ہیں۔۔۔سعدیہ بی نے ٹھہرے لہجے میں کہا

پردادی کیا صرف مسلمان ہی ایسے ہوتے ہیں

نہیں صرف مسلم ہی نہیں ہر ذات کے لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں

نہیں دادی انہوں نے کہا صرف ہم مسلم ہی ایسے ہوتے ہیں

دیکھو میری بچی جب سے اسلام اس دنیا میں آیا ہیں تب سے مسلمانوں کو بہت سی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا ہیں یہ جو غیر مسلم لوگ ہیں وہ ہمیشہ سے ہی اسلام کے بارے میں غلط غلط باتیں پھیلاتے ہیں تو کیا ہم ویسے ہو جائینگے جیسے وہ کہتے ہیں نہیں نہ۔۔۔سعدیہ بی نے بہت سادگی سے اسے سمجھایا۔۔۔۔عروج نے سمجھ کر سر ہلادیا۔۔۔اب بتاؤ تمہیں یہ باتیں کس نے کہیں سعدیہ بی نے اپنی بات کے آخر میں پوچھا۔۔۔دادی اگر میں نے انکا نام بتادیا تو پردہ تو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں رہیگا نہ۔۔۔کیا مطلب۔۔۔۔۔اس بار سعدیہ بی نے نہ سمجھی سے کہا۔۔۔مطلب دادی آپ ہی تو کہتی ہیں ہم مسلمانوں کو دوسروں کا پردہ رکھنا چاہیے۔۔۔اسکی بات پر سعدیہ بی مسکرا دی۔۔۔۔پر ابھی تو تم نے مجھے سب بتا دیا۔۔۔سعدیہ بی اسے تنگ کرتی بولی۔۔۔پر دادی نام تو نہیں بتایا نہ۔۔۔۔عروج نے چہک کر کہا۔۔۔سعدیہ بی نے اسکی ڈھیر و بلائے لی ۔۔۔۔۔چلو اب نیچے چل کر اپنے بابا سے مل لو تمہارے یوں اوپر آنے سے وہ پریشان ہو گئے تھے۔۔۔۔سعدیہ بی اپنی جگہ سے اٹھتی بولی۔۔۔۔۔بابا بی نہ چھوٹی چھوٹی بات پر پریشان ہو جاتے ہیں۔۔۔عروج نے منہ بسور کر کہا۔۔۔بیٹیوں کے باپ بیٹیوں کے معملے میں ایسے ہی چھوٹی چھوٹی بات پر پریشان ہوتے ہیں تم نہیں سمجھو گی چلو آکر مل لو ان سے۔۔۔سعدیہ بی کی بات پر وہ فرمابرداری سے سر ہلاتی انکے پیچھے چل دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلی صبح وہ لیٹ اٹھی جلدی جلدی سے فرش ہو کر وہ نیچے آئی جہاں رضا میر آفس جانے کے لئے تیار کھڑے تھے۔۔۔۔اسلام وعلیکم۔۔۔عروج نے بلند آواز دونوں کو سلام کیا۔۔۔۔وہ علیکم السلام بچہ۔۔۔رضا میر نے اسے ساتھ لگائے جواب دیا۔۔۔سعدیہ بی نے بھی مسکرا کر اسکے سلام کا جواب دیا۔اف بابا آج لیٹ ہو گئی۔۔۔عروج نے پریشانی سے کہا۔۔۔۔۔اٹس اوکے پری لیٹ جلدی تو چلتا رہتا ہیں تم ناشتہ کئے بنا مت جانا میں اب چلتا ہوں۔۔۔رضا میر اسے ہدایت کرتے ساتھ ہی اسکی پیشانی کا بوسہ لیا ساتھ ہی سعدیہ بی کو خدا حافظ کہتے باہر

نکلے۔۔۔ پیچھے عروج جسکا بریک فاسٹ کا کوئی ارادہ نہیں تھا جلدی سے اپنا بیگ اٹھائے سعدیہ بی کی پیشانی چومتی باہر دوڑی۔۔۔۔ارے ناشتہ تو کرتی جاؤ۔۔۔ سعدیہ بی نے پیچھے سے ہی آواز لگائی۔۔۔۔دادی کینٹین سے کر لونگی اگر لیٹ ہوئی تو وہ چار و میری جان لے لینگے اللّٰہ حافظ۔ ۔۔۔وہ بنا مڑے تیزی سے کہتی گھر کی دہلیز پار کر گئی۔۔۔سعدیہ بی نے مسکرا کر سر دائیں بائیں ہلایا۔۔۔۔کالج پوھنچ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اپنی مخصوص جگہ کی اور جا رہی تھی جہاں وہ روز اکٹھے ہو کر مل کر کلاس میں جاتے۔۔۔۔ابھی بھی وہ تیز تیز چلتی بے دھیانی میں کسی سے ٹکرائی۔۔۔اس سے پہلے وہ سوری بولتی سامنے کھڑے شخص کی شکل دیکھ اسکی تیوری چڑھ گئی ۔۔۔۔۔اتنی صبح صبح کہا جانے کی جلدی ہیں جانے من۔۔۔۔سامنے کھڑا شخص کمینگی سے بولا ۔۔۔۔پیچھے ہی اسکے آوارا دوست بھی تھے۔۔۔۔تم سے مطلب۔۔۔۔عروج نے ناگواری سے بھنوے سکڑتے کہا۔۔۔۔اسکی بات پر سب کے قہقہے بلند ہوئے۔۔۔۔روکی اس کالج کا سب سے عیاش اور آوارہ لڑکا تھا۔۔۔اسے جب بھی موقع ملتا وہ عروج کو پریشان کرتا۔۔۔اور آج بھی اسے عروج کی بد قسمتی کہو یا روکی کی خوش قسمتی جو ان دونوں کا آمنا سامنا ہوا۔۔۔۔میں نے کوئی جوک نہیں سنایا جو تم یوں ہنس رہے ہو۔۔۔۔عروج نے غصّے سے کہا۔۔۔ہٹو میرے راستے سے صبح صبح موڈ خراب کر دیا۔۔۔۔وہ کہہ کر جانے لگی جب روکی سے اسکا راستہ روکا ۔۔۔۔تمہاری ٹکر ہوئی ہیں بنا سوری بولے نہیں جانے دونگا۔۔۔۔روکی نے معنی خیزی سے کہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔۔۔۔میں نے کہا میرا راستہ چھوڑو۔۔۔۔وہ اسکی غلیز نظرو کو خود پر محسوس کرتی ضبط سے بولی ۔۔۔۔روکی اسکی بات کا جواب دیئے بغیر اسکی اور بڑا۔۔۔روکی دور رہو مجھ سے۔۔۔۔عروج انگلی اٹھائے کانپتی آواز میں اسے تنبیہ کرتی بولی۔۔۔۔ارے میری جان گھبرا کیوں رہی ہو کھا تھوڑی نہ جاؤنگا۔۔۔۔روکی آگے کو جھکتا کمینگی سے بولا۔۔۔دور رہو ورنہ...ورنہ کیا روکی نے اسکا ہاتھ پکڑے کہا۔۔۔۔چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔عروج ایک دم بوکھلا کر چلائی ۔۔۔۔راہداری میں اکادکا سٹوڈنٹ ہی تھے۔۔۔۔میں نے کہا چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔وہ چلا کر اپنا ہاتھ آزاد کروانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔روکی اور اسکے دوست اسکی حالت سے لطف لیتے قہقہے لگا رہے تھے۔۔۔۔۔بے بسی سے وہ رونے لگی۔۔۔۔روکی نے ایک دم اسکا ہاتھ چھوڑا۔۔۔۔عروج بدک کر پیچھے ہوئی۔۔۔۔روکی کی نظر پیچھے سے آتے راہول پر پڑھ چکی تھی۔۔۔جو یقیناً عروج کی طرح ہی لیٹ کالج آیا تھا۔۔۔اسکے چلنے کی رفتار اور اسکے چہرے پر چھائے غصّے کے آثار یہ بتا رہے تھے کے وہ سب کچھ دیکھ چکا ہیں۔۔۔۔پاس آتے ہی وہ روکی پر جھپٹا اور پے در پے کئی وار اسکے چہرے پر کئے۔۔۔عروج جو پہلے ہی گھبرائی کھڑی تھی مزید گھبرا کر دیوار سے ٹیک لگا گئی آنسوں اسکے گال بھیگو رہے تھے اور وہ خوفزدہ نظرو سے راہول کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ہمّت کیسے ہوئی اسے ہاتھ لگانے کی۔۔۔۔۔ایک پنچ اسکے منہ پر مارتا وہ چلایا تھا۔۔۔۔روکی بھی برابر کاروائی کرتا اس پر وار کر رہا تھا۔۔۔۔ہاتھ کیسے لگایا اسے۔۔۔۔راہول

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسے زمین پر گراچکا تھا ساتھ ہی ساتھ اس پر وار کرتا چلا رہا تھا۔۔۔روکی کے دوستوں نے اسے دور کرنے کی کوشش کی مگر وہ اپنے حواس میں کہا تھا۔۔۔راہول چھوڑ دو اسے۔

۔۔۔عروج ہمّت کرتی بولی۔۔۔مگر شاید راہول نے اسکی بات نہیں سنی۔۔۔آس پاس کافی سٹوڈنٹ جمع ہو کر انکا تماشا دیکھ رہے تھے۔۔۔کیا ہو رہا ہیں یہا۔۔۔ایک دھاڑ پر راہول کے ہاتھ روکے۔۔۔۔۔پروفیسر سرخ آنکھوں سے دونوں کو گھور رہے تھے۔۔۔۔میں نے کہا کیا ہو رہا ہیں ہے یہاں یہ کالج ہیں یا کوئی چڑیا گھر۔۔۔۔پروفیسر دوبارہ دھاڑے

۔۔۔۔راہول اور روکی شرافت سے کھڑے ہو چکے تھے۔۔۔پروفیسر نے ایک نظر روتی ہوئی عروج پر ڈالی۔۔۔سر اس سے پوچھے اس نے اے جے کے ساتھ مس بی ہیو کیا ہیں

۔۔۔۔راہول نے لال انگارا آنکھیں روکی پر گاڑے کہا۔۔۔۔سر یہ جھوٹ بول رہا ہیں

۔۔۔روکی نے فورن ہو نادفاع کیا۔۔۔۔آفس میں آؤ تم دونوں میرے اور تم بھی آخر میں پروفیسر نے عروج سے کہا اور وہا کھڑی بھیڑ کو جانے کا کہہ کر دندناتے اپنے آفس چلے گئے

۔۔۔مجھ پر ہاتھ اٹھانا تمہیں بہت مہنگا پڑیگا۔۔۔روکی نے منہ سے خون تھوکتے کہا

۔۔۔لیٹس سی۔۔۔راہول اسے کھلا چیلنگ کرتا عروج کا ہاتھ پکڑ کر پروفیسر کے آفس کی اور چل دیا۔۔۔۔۔بہت غلط کیا تم نے بہت غلط انجام تو بھگتنا پڑے گا۔۔۔۔خود سے بڑبڑاتا وہ بھی پروفیسر کے آفس کی طرف بڑھ گیا۔۔۔تم بتاؤ عروج کیا ہوا تھا وہاں۔۔۔وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تینوں پروفیسر کے آفس میں مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑے تھے جب پروفیسر نے نرمی سے عروج سے پوچھا۔۔۔ جس پر اسنے روتے ہوئے سب کچھ پروفیسر کے گوش گزارا ۔۔۔۔ سر یہ جھوٹ بول رہی ہیں اس نے میرے ساتھ بدتمیزی کی تھی۔۔۔۔روکی نے فورن اپنا دفاع کرنا چاہا۔۔۔۔ تم چپ رہو میں جانتا ہوں تم کتنے پارسا ہو۔۔۔پروفیسر نے کڑی نظری سے اسے گھورتے طنز کیا۔۔۔۔روکی خاموشی سے سر جھکائے کھڑا ہو گیا۔۔۔ عروج کالج کی سب سے ہونہار سٹوڈنٹ تھی اور پروفیسر اسے بہت اچھے سے جانتے تھے۔۔۔۔روکی سوری بولو عروج سے۔۔۔۔پر سر میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔ سوری بولو۔۔۔۔پروفیسر نے لفظوپر زور دیتے کہا۔۔۔۔۔ سوری۔۔۔۔وہ احسان کرنے والے انداز میں بولا۔۔۔ عروج نے نفرت سے اپنا چہرہ موڑ لیا۔۔۔ عروج میں تم سے ایکسکیوز کرتا ہوں میرے کالج میں تمہارے ساتھ ایسابی ہیو ہوا۔۔۔۔۔پروفیسر نے شرمندگی سے کہا۔،۔نو سر۔۔۔ عروج فورن بولی۔۔۔۔اور تم دونوں ایگزیمس ہیں اسی لئے چھوڑ رہا ہوا گر دوبارہ ایسی غلطی کی یا تم دونوں کے خلاف کمپلین ملی تو سسپینڈ کر دونگا انڈرسٹینڈ۔۔۔۔پروفیسر نے اونچی آواز میں کہا۔۔۔۔۔یس سر ۔۔۔۔دونوں ایک ساتھ چلائے۔۔۔اب جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔راہول نے عروج کا ہاتھ پکڑا اور زہرالود نظر روکی پر ڈالتا باہر نکل گیا۔۔۔روکی بھی ہتک سے لال چہرہ لئے پیچھے ہی پروفیسر کے آفس سے نکلا۔۔۔۔۔اے جے چپ کر جاؤ یار اور کتنا روؤں گی۔۔۔۔ عروج پروفیسر کے آفس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے آنے کے بعد مسلسل روئے جارہی تھی اور ٹینا اسے چپ کروانے میں ہلکان ہورہی تھی
۔۔۔۔۔ہمّت کیسے ہوئی اسکی ہاتھ لگانے کی۔۔۔۔۔سڈ غصّے سے بڑبڑایا۔۔۔جب سے انھے
پتا چلا تھا تب سے دونوں غصّے سے بپرے بیٹھے تھے۔۔۔اسے اتنی ڈھیل دینی ہی نہیں چاہیے
تھی۔۔۔اکشے بھی غصّے سے چلاتا مسلسل چکّر کاٹ رہا تھا دونوں کا بس نہیں چل رہا تھا روکی کا
منہ توڑ دے۔۔۔۔اے جے چپ کر جاؤ یار رونے سے کیا ہوگا۔۔۔ٹینا جو کب سے اسے چپ
کروا رہی تھی ایک کوشش اور کرتی بولی۔۔۔۔اسنے میرا ہاتھ پکڑا گھن آرہی ہے مجھے خود
سے۔۔۔وہ مزید تیزی سے رونے لگی۔۔۔اے جے بھول جاؤ اس بات کو کیوں خود کو ہرٹ
کر رہی ہو۔۔۔ٹینا نے اسے سمجھایا۔۔۔کیسے بھول جاؤں اس گھٹیا انسان نے میرا ہاتھ پکڑا
۔۔۔عروج غصّے سے بولی۔۔۔۔اچھا چلو میں تمہارا ہاتھ ڈیٹول سے دھو دیتا ہوں سارے
جراسیم چلے جائینگے۔۔۔اکشے نے اسکا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے شرارت سے کہا۔۔۔جس پر
عروج روتے روتے ہنس دی۔۔۔۔چلو شکر ہیں تم ہنسی تو سہی۔۔۔۔اسے ہنستا دیکھ ٹینا نے
تشکر بھرا سانس خارج کیا۔۔۔ظالموں ادھر بھی دیکھ لو تمہارے چکّر میں کیا حالت ہوگئی ہیں
میری۔۔۔راہول جو کب سے ایک طرف بیٹھا انکی باتیں سن رہا تھا سِسکتا بولا۔۔۔۔ہاں تو
تمھیں کس نے کہا تھا ہیرو بننے کو۔۔۔عروج بھی اپنا موڈ تھیک کرتی شرارت سے بولی
۔۔۔احسان فراموش تمہارے چکّر میں یہ حالت کرلی اور تم یہاں بیٹھی مجھے ہی غلط کہہ رہی ہو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔۔۔۔راہول نے اپنے چہرے کی طرف اشارہ کرتے دہائی دی۔۔۔۔۔جہاں اسکی آنکھ پر نیل پڑنے کے ساتھ ساتھ اسکا جبڑا ابھی ہلکا سا سوج چکا تھا۔۔۔۔میں نے کہا تھا ایسا کرنے کو۔

۔۔۔عروج نے آنکھیں مٹکاتے شرارت سے کہا۔۔،مروتم سب تم جیسے دوستوں سے دشمن اچھے۔۔۔۔وہ جل کر بولتا جانے لگا جب عروج نے اسکا راستہ روکا۔۔۔۔راہول نے مسنوعی ناراضگی سے چہرہ پھیرا۔۔۔۔تھنک یو اینڈ سوری۔۔۔۔عروج نے لاڈ سے دونوں کان پکڑے کہا۔۔۔۔راہول مسکرایا۔۔۔۔دوستی میں نو تھنک یو نو سوری لیکن پھر بھی ایکسپٹ کیا

۔۔۔۔راہول جتانے والے انداز میں بولا۔۔۔عروج سمیت سبھی مسکرا دیے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کالج سے واپس آکر وہ فریش ہو کر اپنے ایک عدد سنگل بیڈ پر بیٹھ گئی تھوڑی ہی دیر میں اسے کام پر جانا تھا۔۔۔اسکی روم میٹ اپنے بستر میں دبک کر سو چکی تھی۔۔۔جب سے وہ ہوسٹل آئی تھی روز اسکا یہی معمول دیکھتی۔۔۔۔چند لمحے یونہی اسکی پر سکون نیند پر رشک کرتی اپنے دماغ میں آئی سبھی سوچوں کو جھٹک کر وہ اپنا بیگ چیک کرنے لگی۔۔۔۔ضروری سامان بیگ میں رکھتی جب اسکی نظر ایک چیز پر پڑی ایک تلخ مسکراہٹ نے اسکے چہرے کا طواف کیا۔۔۔۔انہلر کو ہاتھ میں تھامے ایک بار پھر وہ ماضی کی سوچوں میں غرق ہو گئی۔۔۔۔۔انہلر کو واپس بیگ میں رکھ کر اسنے ایک آخری نظر اپنی روم میٹ پر ڈالی اور روم سے نکل گئی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔۔۔۔راہداری بلکل خالی تھی شاید سبھی لڑکیاں اپنے کمروں میں تھی۔۔۔۔کاؤنٹر پر پڑے پیپر پر اپنی غیر حاضری کے سائن کرتی وہ ہوسٹل سے نکل گئی۔۔۔اب اسکا رخ بس سٹاپ کی اور تھا ۔۔۔۔آسمان پر گھرے بادل چھائے تھے یقیناً بارش آنے والی تھی۔۔۔۔اسنے قدموں کی رفتار مزید بڑھالی بارش کسی بھی وقت ہو سکتی تھی۔۔۔۔۔بس اسٹاپ پر پہنچ کر اسنے ادھر ادھر نظرے دوڑائی چار واور گہرا سناٹا تھا۔۔۔۔عروج نے گھڑی پر ٹائم دیکھا بس کے آنے میں ابھی دس منٹ باقی تھے۔۔۔۔اللّٰہ اگر بارش آگئی تو۔۔۔۔بس سٹینڈ کی ٹوٹی چھت کو دیکھ اسکی حالت خراب ہوئی۔۔۔۔یا اللّٰہ بس جلدی آجائے۔۔۔ابھی وہ دعا کر ہی رہی تھی کے ہلکی ہلکی بونداباری شروع ہوگئی۔۔عروج کی حالت مزید خراب ہوگئی۔۔۔اسکے پاس کوئی چھاتا بھی نہیں تھا جس سے وہ اپنا بچاؤ کرتی۔۔۔۔اگر بارش تیز ہو جاتی تو وہ پوری بھیگ جاتی۔۔۔۔یک دم ہلکی ہلکی بوندا باری بارش میں بدلی۔۔۔۔عروج گھبرا گئی۔۔۔۔چھت ٹپکنے لگی۔۔۔عروج ایک طرف سمٹ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔بس ابھی تک نہیں آئی تھی۔۔۔۔ٹھنڈ سے اسکے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے۔۔۔۔اچانک ایک خوبصورت کار اسکے سامنے آ کر رکی ۔۔۔۔عروج نے خوفزدہ آنکھوں سے کار کو دیکھا۔۔۔ایک تو سنسان روڈ اوپر سے برستی بارش اسکی پہلے ہی حالت خراب تھی اور اب یہ سامنے کھڑی کار اسکی حالت مزید خراب کر گئی ۔۔۔۔شیشے سے زین عباسی کی ایک جھلک دکھائی دی جو اسے دیکھ مسکرا کر ہاتھ ہلانے لگا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔۔۔۔ عروج نے ناگوار نظروں سے اسے دیکھا ڈر کی جگہ غصّے نے لے لی۔۔۔۔ لفٹ چاہیے ۔۔۔۔ اسکی حالت سے لطف اندوز ہوتے زین نے مزے سے کہا۔۔۔۔ جو تھر تھر کرتی کھڑی کانپ رہی تھی۔۔ آنکھوں پر لگا چشمہ دھندلا گیا۔۔۔ جسے اپنے ڈوپٹے کی مدد سے صاف کرتی ماتھے پر تیوری چڑائے اس طرف دیکھنے لگی جہاں سے بس آنی تھی۔۔۔۔ بس ابھی تک نہیں آئی تھی پل پل ٹپکتی چھت اسکے کپڑے بگو رہی تھی۔۔۔۔ دس منٹ گزر چکے تھے مگر بس نہیں آئی زین کی کار بھی وہی کھڑی تھی۔۔۔ اب سہی معنوں میں اسکی حالت بگڑنے لگی۔۔۔۔ کسی کو لفٹ چاہیئے تو آجاؤ میں یہاں زیادہ دیر کھڑا نہیں رہونگا۔۔۔۔ جتانے والے انداز میں کہتا وہ عروج کو تپہ گیا۔۔۔۔ میں نے کہا ہیں کھڑا رہنے کو۔۔۔ عروج غصّے سے بڑبڑائی۔۔۔۔ اگر یہ بھی چلا گیا تو بس بھی نہیں آئی۔۔۔۔ ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی جب گاڑی سٹارٹ ہونے کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔ اسنے بے اختیار نظرے گاڑی کی اور موڑی۔۔۔ جہاں کار جانے کے لئے تیار کھڑی تھی۔۔۔۔ یااللہ میں کیا کرو۔۔۔۔ دونوں ہاتھوں کو آپس میں مس کرتی وہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔۔۔۔ کپڑے کافی حد تک بھیگ چکے تھے۔۔۔ اگر یہ چلا گیا تو۔ ۔۔۔ اس سے آگے وہ سوچ نہیں پائی اور تیزی سے کار کی اور بڑی۔۔۔۔ کار کے قریب پوھنچ کر وہ دوبارہ رک گئی۔۔۔ زین نے ایک نظر اسے دیکھا اور دروازہ کھول دیا عروج تیزی سے کار میں بیٹھی کار میں بیٹھ کر سیٹ سے ٹیک لگا کر وہ آنکھیں موند گئی۔۔۔۔ کار میں چلتے ہیٹر سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسے ڈھیروں سکون ملا۔۔۔زین نے بہت غور سے اسے دیکھا۔۔۔بارش سے بھیگا چشمہ ٹھنڈ سے سرخ ہوتی ناک اور گال۔۔۔۔بالوں کی گیلی موٹی موٹی لٹے اسکے چہرے پر بکھری پڑی تھی۔۔۔چند لمحے وہ بھی مبہوت سہ اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔جلد ہی اپنی پوزیشن سمجھتے اسنے کار جھٹکے سے آگے بڑھائی۔۔۔جس سے سکون سے آنکھیں موندے بیٹھی عروج ڈیش بورڈ سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔۔۔ایک خونخوار نظر اسنے زین پر ڈالی۔۔۔ایک تو تمھیں لفٹ دی اوپر سے تھنکس بولنے کی بجائے یوں گھور رہی ہو۔۔۔زین نے شرافت کا لبادا اوڑے کہا

۔۔۔میں نے نہیں کہا تھا لفٹ دو خود ہی زبردستی لفٹ دینے پر تلے تھے۔۔۔عروج نے اپنا چشمہ صاف کرتے غصّے سے کہا۔۔۔کتنی احسان فراموش ہو تم ایک تمھیں لفٹ دی اوپر سے مجھ پر ہی غصّہ دکھا رہی ہو۔۔۔زین نے اسکے انداز پر حیرانی سے کہا۔۔۔ایک میں کسی کا احسان نہیں لیتی اور اگر لے بھی لوں تو زیادہ دیر اپنے پاس نہیں رکھتی لوٹا دیتی ہوں۔۔۔وہ بھی جتانے والے انداز میں کہتی باہر دیکھنے لگی جہاں اب بارش مزید تیزی سے برس رہی تھی

۔۔۔تمہارے پاس کار ہیں جو تم مجھے لفٹ دو اور اپنا احسان لوٹاؤ۔۔۔زین نے اسکا مذاق اڑاتے کہا۔۔۔اگر کار نہیں ہیں تو کسی اور طرح تمہارا احسان چکا دونگا۔۔۔اسنے برستی بارش پر نگاہے جمائے کہا۔۔۔کافی دیر کار میں خاموشی چھا گئی۔۔۔اب بتاؤ گی بھی کہا جانا ہیں یا یوں نوابوں کی طرح بیٹھی رہو گی۔۔۔زین نے اسکے یوں پر سکون سے انداز میں بیٹھنے پر طنز کیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔۔۔میں کوئی کار میں پہلی بار نہیں بیٹھی سمجھے اور رہی بات جانے کی تو وہ سامنے جو ہوٹل ہے وہی اتار دو۔۔۔عروج کو اسکی بات بلکل پسند نہیں آئی جس پر وہ بنالحاظ کے بولی۔۔۔۔۔تمھیں لفٹ دی اسکا مطلب یہ نہیں میں اپنی بے عزتی بھول جاؤنگا بس انتظار کرو بہت جلد تمہارا سارا حساب چکتا کرونگا۔۔۔کار ہوٹل کے سامنے روکتے وہ اسے تنبیہ کرنا نہیں بولا۔۔۔دیکھتے ہیں۔۔۔اسی کے انداز میں کہتی عروج کار سے اتر کر جلدی سے ہوٹل میں داخل ہوگئی۔۔۔تمہاری ساری اکڑ نکالونگا۔۔۔دل میں سوچتے اسکے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ڈور گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یار فائینلی ایگزیم ختم ہوگئے۔۔۔ٹینا نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔۔۔ہاں یار ان ڈیز میں ویسے بھی جان پر بنی ہوتی ہیں میری تو حالت بری تھی پیپر دیتے وقت۔۔۔اکشے نے بے اختیار جر جری لی۔۔۔تو کون کہتا ہیں سارا سال آوارہ گردی کرو پڑھائی تو تم سے ہوتی نہیں اور ان دنوں تم لوگوں کی جان ہوا ہوتی ہیں۔۔۔عروج نے چاروں پر چوٹ کی۔۔۔یار یہیں عمر تو ہوتی ہیں انجوائے کرنے کی گھومو پھرو ایش کرو پیپر میں تو ویسے بھی رٹا لگ جاتا ہیں کیوں دوستوں راہول نے عروج کو چھوڑ باقی سب کی تائید چاہی۔۔۔۔۔تینوں نے ایک ساتھ سر ہلایا ۔۔۔اور جب پتا ہیں ٹاپ تو ہم نے کرنا نہیں تو کیا فائدہ اتنا پڑھنے کا۔۔۔سڈ نے بھی گفتگو میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حصّہ لیتے کہا۔۔۔ پانچوں اس وقت کیفے ٹیریا میں بیٹھے تھے۔۔۔۔ جب سے ہمیں یاد ہیں ہمیشہ ٹاپ پوسیشن تم ہی لاتی ہو ہماری باری تو آتی نہیں تو پھر فائدہ اتنا پڑنے کا۔۔۔ ٹینا کی بات پر عروج کا من کیا اپنا سر پھوڑ لے۔۔۔ اچھا چھوڑو ایک کپ چائے لاؤ۔۔۔ عروج نے جان چھڑاتے کہا۔۔۔

ابھی تو پی۔۔۔۔ راہول نے حیرت سے کہا۔

تو ایک کپ اور نہیں پی سکتی کیا۔۔۔ عروج نے آئی بر و اٹھائے پوچھا۔۔۔ اور ویسے بھی مجھ سے یہ کڑوی کافی نہیں پی جاتی تم لوگوں کی طرح۔۔۔۔ عروج نے بر اسہ منہ بنائے کہا ۔۔۔۔ اسکی نظر میں کافی پینے سے اچھا تھا بندہ زہر پی لے۔۔۔۔ عروج کو کافی بلکل پسند نہیں تھی۔۔۔ کیسے پی لیتے ہو تم لوگ یہ۔۔۔ اسنے کافی کے کپ کو دیکھ ناک چڑھائے پوچھا ۔۔۔ دنیا جہاں کی ساری چائے تو تم پی جاتی ہو اب ہم بچارے کافی نہیں پیئے تو کیا پیئے ۔۔۔۔ اکشے نے اسے چڑہاتے کہا۔۔۔ لا کر دینی ہیں تو دو ورنہ بھاڑ میں جاؤ۔۔۔ عروج نے ناراضگی سے کہا۔۔۔ اچھا اچھا لاتا ہوں ناراض تو نہ ہو۔۔۔ راہول نے فورن کہا اور چائے لینے چلا گیا۔۔۔ اور سناؤ کوئی نئ تازی۔۔۔۔ عروج نے چائے سے لطف اندوز ہوتے پوچھا ۔۔۔۔ اس بار گھومنے کہا جانا ہیں۔۔۔ ٹینا نے یاد آنے پر چہک کر پوچھا۔۔۔ اس بار بھانگڑ فورٹ چلتے ہیں سنا ہیں وہاں جن بھوت ہوتے ہیں۔۔۔۔ سڈ نے پر اسرار انداز میں کہا۔۔۔ ہاں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور تمھیں وہاں تمہارے بہن بھائیوں کے پاس چھوڑ آئینگے۔۔۔۔ٹینا نے زبان دیکھائے کہا۔۔۔ جس پر سڈ نے کھا جانے والی نظروسے اسے گھورا۔۔۔ باقی تینوں نے بمشکل اپنی ہنسی چھپائی۔۔۔ میں تو کہتی ہوں اس بار لندن یا یو کے چلتے ہیں وہاں پر سنو فال ہو گی بہت مزہ آئیگا ۔۔ٹینا چھوٹے بچوں کی طرح خوش ہوتی بولی۔۔۔۔ہاں وہاں تمہارے جیسی لیگ پیس دکھاتی لڑکیاں ہو نگی بہت مزہ آئیگا۔۔۔۔سڈ نے بھی اسکی نکل اتاری۔۔۔۔ٹینا کے سوا باقی سب کا قہقہہ گونجا۔۔۔۔۔ٹینا منہ کھولنے والی ہی تھی جب عروج تیزی سے بولی۔۔۔ میں نے پہلے ہی ڈیسائڈ کر لیا ہیں اس بار چھٹیوں پر کہا جانا ہیں۔۔۔۔

کہا جانا ہیں۔۔

چاروں نے ایک ساتھ پوچھا۔۔۔

پاکستان۔۔۔۔

مختصر کہ کر عروج چاروں کا چہرہ دیکھنے لگی جو تھوڑے کنفیوزڈ دکھائی دے رہے تھے۔۔۔اچھا نہیں ہیں سب کے چہرو کا جائزہ لیتی عروج نے حیرانی سے کہا۔۔۔۔نہیں ایسی بات نہیں ہیں پر پاکستان میں اچھی گھومنے والی جگہ تو ہیں نہ۔۔۔ٹینا نے تھوڑا اتذبذ ہوتے پوچھا۔۔۔ پاکستان کو اتنا ہلکے میں نہ لو وہاں بہت پیاری پیاری جگہ ہیں۔۔۔ عروج نے مزے سے بتایا۔۔۔۔اچھا پھر ڈن ہیں ہم پاکستان جائیگے۔۔۔۔ عروج نے اپنا ہاتھ آگے کئے چاروں کو جانچتی نظروسے دیکھا۔۔۔

ڈن۔۔۔

چاروں نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھا۔۔ سب خوش تھے سوائے راہول کے۔۔۔ لیکن یار کیا ڈیڈ مانیگے۔۔۔ مسٹر اگروال عروج کو پہلے ہی پسند نہیں کرتے تھے اور راہول کو اسکے ساتھ پاکستان جانے دیتے کبھی نہیں۔۔۔ اس میں کونسی بڑی بات ہیں تمہارے ڈیڈ نے تمھیں کہا لوئیر بن جاؤ تم بن گئے نہیں نہ تو ایسے ہی اگر وہ تمھیں پاکستان جانے سے روکیگے تو تم رک جاؤ گے کیا۔ ۔۔۔ اکشے نے پتے کی بات کہیں۔۔۔ اور اگر پھر بھی نہ مانے تو تم رک جانا ہم اکیلے چلے جائیگے کیوں گائز۔۔۔ اکشے نے راہول سے چھپا کر سب کو آنکھ ونک کی۔۔۔ جس پر سب نے ایک ساتھ یس کہا۔۔۔ تم لوگ میرے بغیر دہلی سے باہر جا کر دکھاؤ پاکستان تو بہت دور کی بات ہیں ۔۔۔ راہول نے اکڑ کر کہا۔۔۔ یہ اکڑا اپنے ڈیڈ کو دکھانا ہمیں نہیں۔۔۔ سڈ نے چیلنجینگ بھرے انداز میں کہا۔۔۔ ڈیڈ سے پرمیشن لیکر ہی آونگا دیکھ لینا یہ چیلنج ہیں میرا۔۔۔ راہول نے فرضی کالر جھاڑتے کہا۔۔۔ اے جے ویزا میں کوئی پروبلم تو نہیں ہو گی۔۔۔ ٹینا نے پوچھا ۔۔۔ نہیں اگر ہوئی بھی تو ڈیڈ دیکھ لینگے تم لوگ بس تیاری کرو چھٹیاں ہوتے ہی ہم چلے پاکستان۔۔۔ عروج نے ہاتھ کا جہاز بناتے پرجوش انداز میں کہا۔۔۔ جس پر سب کا نارا گونجا۔۔۔ اتنی دیر میں ویٹر بل لے آیا۔۔۔ لاؤ میں دیتا ہوں بل۔۔۔ راہول نے کہتے ساتھ ہاتھ بڑھا کر بل اٹھانا چاہا جسے سڈ نے اٹھا لیا۔۔۔ تم کیوں میں کرونگا بل پے۔۔۔ سڈ نے بل پر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نظرے دوڑائی۔۔جب اکشے نے بل اچک لیا۔۔۔تم لوگ کیوں میں کرتا ہوں بل پے ۔۔۔نوا کشے میں کرتی ہوں بل پے۔۔۔عروج نے کہا۔۔ارے تم کیوں میں کردیتی ہوں ۔۔۔ٹینا بھی میدان میں اتری۔۔۔پہلے میں نے کہا تھا بل پے کرنے کو۔۔۔راہول نے کڑے تیوروسے اسے گھورتے کہا۔۔۔لاسٹ ٹائم تم نے کیا تھا اب میری باری ہیں ۔۔۔اکشے نے کہہ کر بل پکڑنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی ٹینا نے بل چھین لیا۔۔۔میں کرونگی بل پے۔۔۔ویٹر ہونق بنا انھے ایک دوسرے سے بل چھینتا دیکھ رہا تھا۔۔۔یہ کیا بات ہوئی میں کرونگی بل پے۔۔۔عروج نے بل پکڑنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی سڈ نے بل اچک لیا۔۔۔دس از چیینگ سڈ۔۔۔ٹینا نے انگلی دکھائے کہا۔۔۔آس پاس کے لوگ بھی حیرانی سے انھے بل پر جھگڑتا دیکھ رہے تھے۔۔۔پانچوں ایک دوسرے سے بل چھینتے مسلسل جھگڑ رہے تھے ۔۔۔۔گائز دیکھو پہلے میں نے کہا تھا۔۔۔راہول نے کہتے ساتھ ٹینا کے ہاتھ سے بل کھنیچا۔۔۔آدھا بل ٹینا کے ہاتھ میں ہی رہ گیا اور آدھا راہول کے ہاتھ میں آگیا ۔۔۔۔اب کرلو بل پے۔۔۔۔عروج نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے کہا ۔۔۔دونوں ہونق بنے بیٹھے اپنے ہاتھ میں پکڑے بل کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ویٹر الگ پریشان کھڑا تھا۔۔۔جب سڈ جس نے پہلے ہی بل دیکھ لیا تھا پیسے نکال کر سیدھا ویٹر کے ہاتھ میں پکڑائے۔۔۔۔دس از چیٹنگ۔۔۔چاروں نے ایک ساتھ کہا۔۔۔چپ کر کے چلو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔۔۔۔سڈا نھے لتاڑتا بولا۔۔۔۔۔اگلی بار سے دیسائڈ کر کے آنا بل کس نے پے کرنا ہیں
....عروج نے چیئر سے اٹھتے کہا۔۔۔۔ہر بار کا انکا یہی تھا۔۔۔اگلی بار میں پے
کرونگی۔۔۔۔ٹینا ساتھ ساتھ چلتی بولی۔۔۔۔۔تم کیوں میں کرونگا
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اکشے نے کہاں پانچوں ایسے ہی جھگڑتے کافی ٹیریا سے باہر نکلے
اگلے دن عروج کام پر گئی تو سامنے ہی ٹیبل پر زین اور اسکی گینگ بیٹھی دکھائی دی۔۔۔۔غلطی
کر دی اس سے لفٹ لیکر۔۔۔۔ عروج غصّے سے تیوری چڑھائے بڑبڑائی۔۔۔ویٹر۔۔۔۔وہ
ڈریس چینج کر کے آئی جب ویٹر کا نارا گونجا۔۔۔ عروج نے
ناگوار نظروسے آواز کی سمت دیکھا آواز دینے والا زین ہی تھا جو اسے دیکھ مسکرا کر ہاتھ ہلانے لگا
۔۔۔۔عروج وہاں ویٹر کی حیثیت سے ہی کام کرتی تھی مگر زین کے منہ سے ویٹر کا نام سن اسکے
تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔۔اپنے تاسرات چھپاتی وہ ٹیبل تک آئی۔۔۔۔یس سر۔۔۔سر
جھکا کر بہت مودبانہ انداز میں کہا۔۔۔۔میرے لئے ایک کافی اور انکے لئے جو یہ کہے وہ لے
آؤ۔۔۔ حکم صادر کرتا زین بہت غور سے اسے دیکھ رہا تھا جو اپنے تاسرات چھپانے کی ناکام
کوشش کرتی اب اسکے دوستوں کا آرڈر لے رہی تھی۔۔۔۔آرڈر لا کر سارا سامان سلیکے سے
ٹیبل پر رکھا۔۔۔اینی تھنگ ایلس سر۔۔۔ٹرے کو ہاتھ میں پکڑے جھکے سر سے کہا
۔۔۔نو۔۔۔اکڑ کر ایک مختصر لفظ کہتا وہ اپنے دوستوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔ عروج خاموشی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے وہاں سے چلی آئی۔۔۔۔کاؤنٹر کے پیچھے کھڑی وہ اپنا کام کر رہی تھی جب اسکی نظر سامنے ٹیبل پر پڑی۔۔۔وہ پانچ ہی تو تھے بلکل انکے جیسے ویسے ہی ہنستے مسکراتے باتیں کرتے ۔۔۔۔انھے دیکھتے ایک بار پھر وہ ماضی کی سوچوں میں کھو گئی۔۔۔۔وہ ایسا کھوئی کے سامنے سے آتے زین کو بھی نہ دیکھ پائی۔۔۔زین نے پاس آکر اسکے چہرے کے آگے چٹکی بجائی جس سے وہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی۔۔۔۔زین کو سامنے دیکھ ایک دم اسے شرمندگی سے آگیرا۔۔۔کیا دیکھ رہی ہو ہمارے کھانے کو نظر لگانی ہیں اگر چاہیے تو مانگ لو یوں آنکھیں پھاڑ کر نظر لگانے کی کیا ضرورت ہیں۔۔۔۔زین طنزیہ کہتا اسکے تن بدن میں آگ لگا گیا۔۔۔لمحوں پہلے ہوئی شرمندگی غصّے میں بدل گئی۔۔۔۔میں تمہارے کھانے کو کیوں دیکھونگی۔۔۔۔عروج نے دبے دبے غصّے سے کہا۔۔۔۔اچھا تو پھر مجھے دیکھ رہی ہو گی اب اتنا ہینڈ سم لڑکا دیکھ کوئی بھی ہوش کھو سکتا ہیں۔۔۔۔۔وہ اکڑ کر بولا۔۔۔۔ہونہہ ہینڈ سم اور تم۔۔۔عروج استہزایا ہنسی۔۔۔کیوں تمھیں میں ہینڈ سم نہیں لگتا۔۔۔بھوری آنکھیں اسی پر گاڑے پوچھنے لگا ۔۔۔بلکل نہیں۔۔۔وہ نظرے پھیرتی بولی۔۔۔۔اسکی تو ایک ہی وجہ ہو سکتی ہیں۔۔۔کاؤنٹر پر کوہنی ٹیکائے اسنے پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔۔اور وہ کیا ہیں۔۔۔یہی کے تمہارا یہ چشمہ خراب ہو چکا ہیں اسے بدل لو۔۔۔اسکی بات پر عروج نے بے اختیار اپنے چشمے کو چھوا۔۔۔زین اسے دیکھ مسکرا رہا تھا۔۔۔عروج نے غصّے سے مٹھیاں بھینچ لی۔۔۔زین ایک ڈیولش سمائل پاس کرتا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

واپس جا کر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔۔۔ عروج ابھی ایک دوسری ٹیبل پر کھانا سرو کر کے آئی ہی تھی جب دوبارہ ویٹر کی صدا گونجی۔۔۔ عروج نے بے اختیار آس پاس دیکھا جہاں سبھی ویٹر کہیں نہ کہیں بزی تھے ایک ٹھنڈی آہ بھرتی مجبوری میں دوبارہ اسے زین کے پاس جانا پڑا۔۔۔ یس سر۔۔۔ پھر سے وہی مودبانہ انداز۔۔۔۔ بل۔۔ مصروف سے انداز میں کہا گیا۔۔۔۔ ویٹر کے ساتھ بل کی آواز بھی لگا دیتا۔۔۔۔ وہ خود سے بڑبڑاتی واپس بل لینے چلی گئی۔۔۔۔ یور بل سر۔۔۔۔ عروج نے بل لا کر ٹیبل پر رکھا۔۔۔۔ بل پے کر کے زین اپنی گینگ کے ساتھ اٹھا۔ عروج پیسے لیکر واپس جانے لگی جب زین کی آواز پر رکی۔۔۔۔ میں تو کچھ بھول ہی گیا۔۔۔ چہرے پر مسکراہٹ سجائے زین اسکے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔ عروج نے سوالیہ نظرو سے اسے دیکھا۔۔۔۔ زین نے جیکٹ کی جیب سے پچاس کا ایک نوٹ نکال کر اسکی اور بڑھایا۔۔۔۔ تمہاری ٹپ۔۔۔۔ نو تھنکس سر میں ٹپ نہیں لیتی۔۔۔۔ بہت ضبط سے اسنے ایہ جملہ کہا۔۔۔ اگر تمھیں کم لگ رہی ہیں تو بتادو میں زیادہ دے دیتا ہوں۔۔۔۔ زین نے تھوڑا آگے کو جھکتے بہ ظاھر مسکرا کر کہا۔۔۔ مگر اسکی آنکھوں میں غرور صاف نظر آرہا تھا۔۔۔۔ میں نے کہا نہ سر میں ٹپ نہیں لیتی۔۔۔۔ اس بار وہ چاہ کر بھی اپنا لہجہ نارمل نہ رکھ پائی۔۔۔ ٹپ تو تمھیں لینی پڑیگی۔۔۔۔ چیلنجگ انداز میں کہتا وہ اسے سلگا گیا۔۔۔ اگر نہیں لی تو کیا کرینگے۔۔۔۔ وہ غرائی تھی۔۔۔۔ میں تمہارے مینجر کو بلا کر کہونگا تم نے میرے ساتھ بدتمیزی کی ہیں اور آئی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یم شیور کے وہ ایک دو ٹکے کی ویٹر کی بات تو نہیں سنے گا۔۔۔زین اپنی بات کے آخر میں مسکرایا تھا۔۔۔ عروج اسکی بات پر ذرد پڑ گئی یہ جاب اسکی ضرورت تھی وہ اسے کھونا نہیں چاہتی تھی اور یہ بھی سچ تھا اسنے آج تک کسی سے ٹپ نہیں لی تھی۔۔۔کانپتے ہاتھوں سے اسنے پچاس کا نوٹ تھاما۔۔۔ہتک سے اسکا چہرہ لال پڑ گیا۔۔۔۔گڈ گرل۔۔۔وہ مسکرایا۔۔۔آنکھوں پر گلاسس لگائے زین اسکے کان کے قریب جھکا۔۔۔سی یو ٹومورو۔۔۔چبا کر کہتا وہ رو کا نہیں۔۔۔ عروج وہی سن کھڑی رہ گئی۔۔۔اپنے آنسوں روکنے کی ناکام کوشش کرتی وہ وہاں سے سیدھا اسٹور روم میں آئی۔۔۔آنسوں اسکے گال بگو رہے تھے۔۔۔اتنی ذلت۔۔۔کیا تھی وہ اور کیا ہو گئی تھی۔۔۔آنسو پل پل ابل کر بھر گر رہے تھے ۔۔۔اچانک عروج کو اپنا سانس رکتا محسوس ہوا۔۔۔یہی تو ملا تھا اسے مخلصی کا سلا۔۔۔کانپے ہاتھوں سے اسنے بیگ سے انہلر نکال کر استمال کیا۔۔۔۔دل میں درد سا اٹھ رہا تھا کافی دیر لمبے لمبے سانس لیتے عروج نے خود کو کمپوز کیا۔۔۔چند لمحے یونہی بے وجہ انہلر کو دیکھتے ایک تلخ مسکراہٹ نے اسکے لبوں کا اثاثہ کیا۔۔۔۔۔۔

جاری ہے۔۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB